

126206 - قرآن مجید کے پھٹے ہوئے اوراق کو دوبارہ کاغذ بنا کر کسی اور چیز میں استعمال کرنا

سوال

سوال: صنعتی دنیا میں استعمال شدہ کاغذ سے دوبارہ کاغذ بنانے کے منصوبے کام کر رہے ہیں، بعض لوگ ان منصوبوں سے حاصل شدہ منافع کو خیراتی کاموں میں استعمال کرتے ہیں، جبکہ کچھ منصوبے خالص تجارتی بھی ہیں۔۔۔، سوال یہ ہے کہ قرآن مجید کے پھٹے ہوئے اوراق کو استعمال کر کے دوبارہ کاغذ بنا کر کسی اور چیز میں استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ صحیح ہے یا عام مروجہ طریقوں پر عمل کرتے ہوئے ان اوراق کو ختم ہی کیا جائے گا؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

پھٹے ہوئے قرآن مجید کے اوراق کو دوبارہ کاغذ بنا کر انہیں کسی اور کام میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ یہ بھی قرآن مجید کے اوراق کی توہین شمار ہوگا، ان کی حفاظت کے طور پر یا تو ان اوراق کو جلا دیا جائے، یا کسی پاک جگہ دفن کر دیا جائے تا کہ زمین پر گرے پڑے نہ رہیں، اور پاؤں تلے نہ روندے جائیں۔

صحیح بخاری (4988) میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جس وقت قرآن پاک کے نسخے تیار کرنے کو کہا تو انہیں تیار کر کے ہر علاقے میں ایک ایک نسخہ ارسال کیا، اور اس نسخے کے علاوہ ہر قسم کا قرآنی نسخہ جلانے کا حکم دیا"

ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس حدیث میں ایسی کتابوں کو آگ سے جلانے کی اجازت ہے جن میں اللہ کا نام لکھا ہوا ہو، ان کتابوں کو آگ سے اس لئے جلایا جاتا ہے تاکہ انکی بے حرمتی نہ ہو، اور انہیں قدموں تلے نہ روندنا جائے، عبد الرزاق نے طاوس کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ: ایسے خطوط کو اکٹھا کر کے جلا دیا کرتے تھے جن میں بسم اللہ لکھی ہوتی تھی، اسی طرح عروہ نے بھی کیا" انتہی ماخوذ از: فتح الباری

اور دائمی فتویٰ کمیٹی [دوسرا ایڈیشن] (3/40) کے فتاویٰ میں ہے کہ:

"قرآن کریم کے جو اوراق پرانے ہو چکے ہوں، ان کو یا تو جلا دیا جائے یا پھر کسی پاک جگہ پر دفن کر دیا جائے، تاکہ بے حرمتی سے ان کو بچایا جاسکے" انتہی

دائمى فتوىٰ كمىٲى كے علمائے كرام سے قرآن مجيد اور احاديث كى كتابوں كے تلف شده كاغذوں كو دوباره كاغذ بنانے كے بارے ميں پوچھا گيا كه: كيا مسلمانوں كے لئے جائز ہے كه ان كاغذوں كو پورے احترام كے ساتھ فيكٲرى كى مشين ميں ڈال ديں اور مشين كيميكل كے ذريعه سے اس كى بيئت تبديل كرديں، اور روئى كے مانند هو جائے اور پھر اس سے نئے كاغذات تيار كر لئے جائیں؟

تو انھوں نے جواب ديا:

پہلى بات: ان اوراق كى حفاظت اور احترام كرنا واجب ہے جن پر قرآنى آيات لكھى گئى ہوں؛ كيونكه يہ اللہ رب العالمين كا كلام ہے، لہذا ان اوراق كى توہين كرنا يا كسى كو ان كى اہانت كا موقع دينا حرام ہے۔

دوسرى بات: كسى بهى غير مسلم شخص كو قرآن كريم چھونے كا موقع دينا جائز نہيں ہے۔

تيسرى بات: ايك مسلمان كے لئے پھٹے ہوئے مصحف اور اوراق سے قرآنى رسم الخط كو زائل كرنا جائز ہے، بلكه اسے چاہيے كه قرآن كريم كے احترام كے پيش نظر اور اسے گندگى اور اہانت سے بچانے كى خاطر اسے جلا ديے يا پاك زمين ميں دفن كر ديے۔

اس سے پہلے قرآن كى آيات لكھے ہوئے كاغذوں كو استعمال كرنے كا موضوع اسلامك اسكالرز اتھارٲى كى چھبیسويں نشست ميں پيش هوچكا ہے، اور اجماع سے اس كى ممانعت كى قرارداد صادر هو چكى ہے، سعودى عرب كى وزارت حج و اوقاف كے رئيس نے اسى قسم كے سوال كے جواب ميں جو لكھا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں :

(1) آپ نے آزمائشى پرنٲنگ كے دوران چھپنے والے قرآنى اوراق كے بارے ميں جو كيا ہے كه پہلے ان كاغذوں كو باريك كيا پھر جلا كر پاك جگہ ميں دفن كر ديا، يہ نہايت مناسب عمل ہے اور اہل علم كے ذكر كردہ طريقہ كے مطابق بهى ہے؛ اور يہ حضرت عثمان رضى اللہ عنہ كى اقتدا ميں بهى شامل ہوتا ہے۔

(2) كونسيل غدیر فيكٲرى كى درخواست نا منظور كرتى ہے؛ كيون كه اس كے ذريعه سے كاغذوں پر لكھے گئے كلام اللہ كى توہين اور تحقير ہوتى ہے " انتہى
فتاوىٰ اللجنة" (4/53 - 55)

واللہ اعلم.